سوال

(249) یوم عاشورہ کے روزے والی حدیث پر وارد اشکال کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاشورہ کے روزے کے بارے میں جو روایت وارد ہوئی ہے اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو یہود کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا...الخ

آخر میں یہ ہے کہ حضور ﷺ نے آئندہ سال نے عزم کا اظہار فرمایا مگر زندگی نے ساتھ نہ دیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہود نے حضور ﷺ کی مدینہ آمد کے کافی سال بعد یہ روزے رکھنے شروع کیے تھے؟ اور اگر وہ پہلے سے رکھتے تھے تو حضور ﷺ تو مدینہ میں کئی سال زندہ رہے پھر آئندہ سال تک زندہ نہ رہنے سے کیا مراد ہے؟ اس ترتیب کو واضح فرمائیں؟ (عزیز الرحمن اسلام آباد) (۳۰اگست ۱۹۹۶ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صورتِ سوال میں مشارٌالیہ روایت ایک نہیں بلکہ دو ہیں۔ پہلی کا تعلق مدنی ابتدائی دَور سے ہے اور دوسری کا آخری دَور سے ہے۔ پہلی کے الفاظ یوں ہیں:

’قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ. فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالُوا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ۔‘ (صحیح مسلم، بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، رقم:۱۱۳۰)

اور دوسری کے الفاظ یوں ہیں:

’حِينَ صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔‘ (صحیح مسلم، بَابُ أَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ، رقم:۱۱۳۴)

لہٰذا اس تفریق سے وارد اشکال خود بخود رفع ہوگیا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 245

محدث فتویٰ